علوم السنہ
شعبہ حدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Published by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

تخریج حدیث: تعارف، آغاز وارتقاء اور قدیم وجدید مناہج کا تحقیقی جائزہ

Takhrīj-e-Ḥadīth: Introduction, Evolution and Ancient as well as Modern Tendencies – A Research Analyses

Shahla Tabassum*

Teacher, Jamia Muhammadia Lil-Banat, Shikarpuri Gate, Bahawalpur.

Abstract

Takhrīj-e-Ḥadīth is the name of art which clarifies the source of the Shariah and determines the right direction of a matter by which religious sources has proved. The prior need and significance of Takhrīj-e-Ḥadīth cannot be denied in any field of Islam in modern era, but in temptation times the need and significance of Takhrīj-e-Ḥadīth has increased. This art formally started with Imam Ibn Abd al-Barr and developed gradually with input of several Muslim scholars. Its need remained severe in both ancient and modern times. Takhrīj-e-Ḥadīth has become so easy that now the actual sources of Ḥadīth can be identified within no time. Its major significance admitted when it rejected and prevented the propagation of false or fake Ḥadīth. Takhrīj-e-Ḥadīth is a continuous process, although it was a very difficult process at its biggening, hence several encyclopedias were written for the purpose, but still it was task of hardworking researchers and scholars to find-out all the chains and narrations. In modern times, there are many CDs, software, websites, and many books through which we can easily reach to the original sources of any Ḥadīth. This research paper highlights the significance of this knowledge in Islam, its delopmental phases, discusses ease of current era, that will really help the researchers and scholars of Islamic Studies to know routes and modern methods to trace the chains and sources of any Ḥadīth, that helps in differentiating the fabrication and correct one of Ahādīth.

Keywords: Takhrej Ḥadīth, Ancient Manahij of Takhrej, Modern Manahij of Takhrij

تخریج حدیث: ایک تعارف

اس بات میں ذرابرابر بھی شک نہیں کہ فنِ تخریج حدیث ایسا ضروری فن ہے جس کی ضرورت بالخصوص محدثین کو ہے اور بالعموم ہر محقق کو ہے۔ یہ ضرورت ہر دور میں برابر رہی ہے اگرچہ ابتدائی دور میں احادیث سینوں میں زیادہ محفوظ تھیں لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ یادداشت میں کمی آتی گئ اور لوگوں کو کتابیں تدوین کرنا پڑیں۔ ایسے میں احادیث بلاسند بیان ہونے لگیں تو فنِ تخریج حدیث یعنی حدیث کو اس کے اصلی مصدر سے واضح کرنا لازم ہوا۔ گویا فنِ حدیث مبطلین اور منحرفین کی چال بازیوں کے سامنے ایک قسم کا بند باندھا ہے اور حدیث کو اس کے مستند آخذ یا غیر مستند، جعلی، من گھڑت، جھوٹے مخرج سے عیاں کرنا ہے۔ تخریج مصدر ہے

* Email of corresponding author: hanifshahla13@gmail.com

باب تفعیل کا۔ اس کا مجرد خروج آتا ہے جسکا معنیٰ ہوتا ہے ظاہر ہونا لیکن یہاں یہ لفظ اخراج یعنی ظاہر کرنا، تخریج یعنی ظاہر ہونا اور استخراج یعنی طلب اظہار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی کے قریب قریب مخرج کی اصطلاح محدثین میں مشہور ہے۔ اور مخرج کی تعریف میں امام خطابی لکھتے ہیں:

ماعرف مخرجه واشهر رجاله۔ [1]

جس حدیث کا مخرج معلوم ہو اور اس کے راوی مشہور ہوں۔

جن راویوں کے ذریعے سے حدیث منظر عام پر آئی ہے وہ راوی معروف ہوں۔ امام عبد الرووف المناوی رقم طراز ہیں:

عزوالاحادیث الی مخرجیهامن ائمةالحدیث من الجوامع والسنن والمسانید۔ [2]

حدیث کو آئمہ محدثین کی جوامع[3]، مسانید[4] اور سنن[5] جیسے مخارج کی طرف منسوب کیا جائے۔

اس تعریف کا آسان لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ حدیث کو اُس کے حقیقی، معتبر، اور اصلی مصدر سے ظاہر کیا جائے۔ پھر حدیث کی نسبت بھی اُن مصادر کی طرف کی جائے جنہوں نے اس حدیث کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر رکھی ہوں۔ اصولِ شریعت میں سے ایک اہم اصول حدیث ہے۔ حدیث سے احکامات اور عقائد کا ثبوت مسلم ہے لیکن حدیث کا معاملہ قرآن کی طرح نہیں کہ ہر حدیث قرآن کی طرح مقبول ہو۔ اسی طرح قرآن کی آیات گنی چنی ہیں جبکہ احادیث لاکھوں کی تعداد پر مشتمل ہیں۔ اس لیے ہر حدیث کا حکم معلوم ہونا ضروری ہے۔ نیز حدیث کا مصدر کیا ہے؟ پھر اس مصدر کی حیثیت کیا ہے؟ پھر مصدر کی شرائط کیا ہیں؟ ان ساری باتوں کا علم حاصل کرنے کے لیے فنِ تخریج حدیث کی ضرورت پیش آئی۔ نیز مختلف متون کی حیثیات متین کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی طرح اسانید کی خوبیوں اور خامیوں اور حدیث کا مجموعی اور منتہی مقام معلوم کرنے کے لیے اس فن کی ضرورت پیش آئی۔ گویا اس فن کے ذریعے سے حدیث کو تمام تر امتحانی مراحل سے گزارنے کے بعد متنِ حدیث کو اور اس کی سند کو صاف شفاف گردانا جاسکتا ہے۔

تخریج حدیث کا آغاز وارتقاء

صدر اوّل میں اس فن کی ضرورت نہایت ہی کم تھی کیونکہ صحابہ احادیث روایت کرنے میں بہت محتاط تھے۔ نیز فتنے، اختلافات، فسادات، جدید نظریات، نئے عقائد اور بے احتیاطی کا بازار گرم نہیں تھا اس وجہ سے اس فن کی زیادہ ضرورت بھی نہ رہی۔ صحیح مسلم کے مقدمہ میں ہے، ابن عباس فرماتے ہیں:

ہم رسول اللہ ﷺ سے احادیث کو سنتے تھے، یاد کرتے تھے جب لوگوں نے احادیث روایت کرنے میں
بے احتیاطی بھرتی تو ہم نے احادیث روایت کرنے میں بہت زیادہ احتیاط شروع کر دی۔ [6]

اس فن کی ضرورت اس وقت پیش آئی جب کتبِ حدیث کی کثرت ہو گئی اور احادیث غیر مستند مآخذ کی طرف منسوب ہونے لگیں۔ اسی طرح احادیث میں ضعف پھیلنے لگا اور بالخصوص احادیث میں چال بازیاں شروع ہو گئیں یعنی مرسل، معلق، معضل احادیث کی کثرت ہو گئی اور آئمہ نے مسانید و مصانیف اور معاجم و مراسیل میں کثرت کے ساتھ ان احادیث کو ذکر کیا۔ تب سب سے پہلے حافظ المغرب علامہ ابن عبد البر نے باقاعدہ اس فن میں تصانیف کی ابتداء کی۔[7] جبکہ آپ سے پہلے امام قضاعی اور امام بیہقی مسند الشهاب، معرفة السنن والآثار لکھ چکے تھے یعنی اس فن کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں ہو چکا تھا۔ مستقل تصانیف کی

ابتداء علامہ مقدسی نے چھٹی صدی میں کی ان کی کتاب کا نام احادیث الشھاب ہے اس میں انہوں نے قضاعی کی احادیث کو مسنداً بیان کیا ہے اس کے بعد امام دیلمی نے اپنے والد کی کتاب مسند الفردوس کی تخریج ایک مستقل کتاب احادیث کتاب الفردوس میں کی جسے حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا۔پھر زیلعی نے الھدایه فی الفقه کی احادیث کی تخریج نصب الرایۃ سے کی پھر مصابیح السنه کی تخریج علامہ تبریزی نے کی۔[8]نویں صدی میں ابن الملقن نے البدر المنیر کے نام سے الشرح الکبیر کی تخریج کی۔اسی کی تلخیص امام ابنِ حجر نے التلخیص الحبیر سے کی۔عراقی نے احیاءعلوم الدین کی تخریج المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار سے کی۔دسویں صدی میں غنیۃ الطالبین کی تخریج البغیۃبتخریج احادیث الغنیۃ سے کی۔پھر سیوطی نے مناھل الصفاء لکھی اس میں الشفاء کی احادیث کی تخریج کی۔گیارھویں صدی میں ملا علی قاری نے شرح عقائد النسفیہ کی تخریج کی۔چودھویں صدی میں علامہ ناصر الدین البانی نے بھی تخریج پر بہت کام کیا۔

صدی	نام محقق	کتاب	جسکی تخریج کی گئی
پانچویں	محمد بن طاہر مقدسی	احادیث الشھاب	مسند الشھاب
	امام بیہقی	معرفۃ السنن والآثار	=
	امام قضاعی	مسند الشھاب	=
چھٹی	ابنِ دیلمی شیرویہ بن شہر دار	کتاب احادیث الفردوس	مسند الفردوس
ساتویں	تبریزی	مشکاۃ المصابیح	مصابیح السنۃ
آٹھویں	محمد بن احمد مقدسی	تخریج احادیث المختصر الکبیر	المختصر الکبیر
	عراقی	المغنی	الاحیاء بن الاخبار
	زیلعی	نصب الرایہ	الھدایہ
	=	تخریج احادیث الکشاف	تفسیر الکشاف
	مزی یوسف جمال الدین	تحفۃ الاشراف	=
نویں	ابن حجر	التلخیص الحبیر	الوجیز الکبیر
	=	الکاف الشاف	تفسیر الکشاف
	=	الدرایہ	الھدایہ
دسویں	سیوطی	مناھل الصفاء	الشفاء
	=	الجامع الصغیر	=
	=	الفتح الکبیر	=
	سخاوی	البغیۃ	غنیۃ الطالبین

	=	تمییز الطیب	=
	مناوی	تحفۃ الراوی	تفسیر البیضاوی
	=	کنوز الحقائق	=
	=	الجامع الازھر	=
گیارھویں	ملا علی قاری	التخریج	شرح عقائد النسفیہ
	=	علی المتقی	=
	=	کنز العمال	=
بارھویں	امام سندھی	مختلف کتب	مختلف کتب
	نابلسی عبد الغنی	ذخائر المواریث	۷ بنیادی کتابیں
تیرھویں	شاہ عبد العزیز	تخریج احادیث العقائد	شرح عقائد النسفیہ
	کمال یوسف	الاحادیث المشکلہ	=
	عبد العزیز الغماری	البغیاء	حلیۃ الاولیاء
چودھویں	محمد ناصر الدین البانی	تخریج احادیث صحیحہ	صحاح ستہ
	=	تخریج احادیث ضعیف	مختلف کتب
	اے جے ونسنک	المعجم المفہرس	۹ بنیادی کتابیں
	شیخ نبیل	ایقاف الاخبار	مشکل الآثار
	عبد الوزیر	فہرس معجم الطبرانی	=
پندرھویں	زبیر علی زئی	انوار الصحیفہ	سنن اربعہ سے ضعیف احادیث
	محمد فواد عبد الباقی	مفتاح کنوز السنۃ	انگریزی سے عربی
	=	تخریج احادیث مسلم	صحیح مسلم
	شیخ مصطفیٰ البیومی	فہرس سنن ابی داود	سنن ابی داود

اختصاراً ہم نے یہاں پر ہر صدی کی چند مشہور کتب کا نام پیش کیا ہے۔

پندرھویں صدی ہجری میں تخریج نہایت ہی آسان ہے۔اب ایسی کئی ایجادات موجود ہیں جن کے ذریعے سے ایک گھنٹے میں درجنوں احادیث کی تخریج کی جاسکتی ہے۔بلکہ کتبِ تخریج کو بھی کھنگالا جاسکتا ہے۔آج کے دور میں ایسے کئی سرچ انجنز وضع کیے جاچکے ہیں مزید کئی ایسی ایپس، ویب سائٹز اور آن لائن اور آف لائن لائبریریاں موجود ہیں۔

تخریج حدیث قدیم اسالیب

اسالیب قدیم میں تخریج حدیث لائبریروں تک محدود تھی۔ اور اس کے ذرائع دو ہی ہوتے تھے یعنی حفظ اور کتابیں۔ اس میں پانچ طریقوں کے ذریعے سے احادیث کے مصادر کو ظاہر کیا جاتا تھا۔

1. **تخریج حدیث بذریعہ صحابی**

یعنی جس صحابی نے حدیث روایت کی ہے صرف اُس کا نام معلوم ہو تو حدیث کا مصدر اصلی معلوم ہونا ممکن تھا۔ اس سلسلہ میں تین طرح کی کتب سامنے آئیں۔

- کتب الاطراف
- المعاجم
- المسانید

مسانید میں مسند امام احمد، مسند ابی داود اور مسند نعیم بن حماد زیادہ مشہور ہیں۔ جبکہ معجم میں امام طبرانی کی تینوں معاجم ہیں۔ اطراف میں ابن عساکر کی الاطراف واسطی کی اطراف اور مزئی کی تحفۃ الاشراف زیادہ مشہور ہیں۔

2. **تخریج حدیث بذریعہ متن حدیث کے ابتدائی حروف**

یعنی یہ حدیث جس لفظ سے شروع ہو رہی ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب پر ان حدیثوں کو ذکر کرنا حدیث کی تخریج کا دوسرا طریقہ ہے جیسے اللآئی المنثورۃفی الاحادیث المشھورۃ یہ ابن حجر کی ہے، اور دیگر اہم کتب حسبِ ذیل ہیں:

السخاوی	المقاصد الحسنۃ
السیوطی	الدر المنتثرۃ
عبدالوہاب الشعرانی	البدر المنیر
عجلونی	کشف الخفاء

احادیث مشہورہ یا متواترہ پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں اسی طریقے سے احادیث کی تخریج کی جاتی ہے۔ نیز امام سیوطی کی الجامع الکبیر جمع الجوامع اور الجامع الکبیر سے بھی اسی طریقے کے ساتھ حدیث تلاش کی جاتی ہے۔ اسی طرح المفاتیح والفہارس میں سے بھی اسی طریقہ سے حدیث تلاش کی جاسکتی ہے۔

3. **تخریج حدیث متونِ حدیث میں وارد ہونے والے قلیل الاستعمال لفظ کے ذریعے**

جب کسی حدیث کے بارے میں راوی یعنی صحابی کا علم نہ ہو۔ متن کے ابتدائی یا آخری الفاظ یاد نہ ہوں۔ البتہ محقق کو کوئی لفظ یاد ہو چاہے وہ لفظ غیر مشہور ہی کیوں نہ ہو اُسی لفظ کے ذریعے سے حدیث کی تلاش کرنا تخریج کا تیسرا طریقہ ہے۔ جیسے المعجم المفہرس اے جے ونسنک کی ہے۔ نو بنیادی کتابوں کے الفاظِ حدیث کو اُن کے صرفی مادوں کے اعتبار سے جمع کیا گیا ہے۔ اس میں حرف مشدّد کو ایک حرف تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حروفِ اصلی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ باقی مشتقات اُسی کے تحت آتے ہیں۔ تکملۃ المعجم المفہرس ۱۵ جلدوں پر ہے اس میں ۱۵ کتبِ حدیث کے الفاظ کی تخریج کی گئی ہے۔

4. تخریج حدیث بذریعہ موضوع

حدیث کے راوی کا علم نا ہو۔ حدیث کے پہلے الفاظ کا پتہ نہ ہو اور الفاظِ حدیث بھی ذہن میں نہ ہوں تو مضمون اور موضوع کے اعتبار سے حدیث کی تخریج کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں تین طرح کی کتابیں آتی ہیں۔

- وہ کتب جن میں تمام ابواب کی احادیث ہوں۔

الجوامع	المستخرجات
الجامیع	المستدرکات
الزوائد	

- وہ کتب جن میں اکثر موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہو۔

السنن	المئوطات
المصنفات	

- وہ کتب جو دین کے کسی ایک باب سے تعلق رکھتی ہوں۔

الاجزاء	الاحکام
اربعین	کتب موضوعات
الترغیب والترھیب	کتب الفضول الاخریٰ
الزھد والفضائل	کتب التخریج

5. تخریج حدیث بذریعہ صفتِ خاص

جب کسی سند یا متن میں کوئی ایسی صفت یا حالت پائی جائے جو اُسی حدیث کے ساتھ خاص ہو تو یہ بھی تخریج حدیث کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس بارے میں تین طرح کی کتب سے حدیث کی تخریج ہو سکتی ہے۔

سند کے احوال سے متعلقہ کتب: جیسے

- المسلسلات الکبریٰ
- روایت الآباء عن الآبناء
- المراسیل

متن کے احوال سے متعلقہ کتب: جیسے

- الموضوعات
- المرفوعات
- الاباطیل

سند اور متن کے احوال سے متعلقہ کتب: جیسے

- المعللات
- المبہمات

جدید اسالیب:

جدید اسالیب کا دارومدار جدید تعلیمی ذرائع سے ہے۔ اور اس ضمن میں یہ چیزیں داخل ہیں۔

1) **سی ڈی/فلم**

تخریج حدیث کا ایک جدید ذریعہ وہ دستاویزی سی ڈی اور فلمیں ہیں۔ جو مخصوص مخطوطوں، قلمی نسخوں پر مشتمل ہیں۔ یہ سی ڈیز عموماً اداراتی ہوتی ہیں یعنی میدانی لائبریری میں غیر مطبوعہ مخطوطوں یا کتابوں کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ ان سے اس وقت استفادہ کیا جاتا ہے جب حدیث نوادرات میں سے ہو یا کسی مخصوص محدث نے اس پر خوب تحقیق و تنقید کی ہو یا اُس کا استخراج و استدراک ہو۔ افادیت کے اعتبار سے یہ مخصوص ہوتی ہیں لیکن ناامیدی کے وقت ایک محقق کے لیے بہت کار آمد ثابت ہو سکتی ہیں۔

2) **ڈیجیٹل لائبریریاں**

ڈیجیٹل لائبریری یعنی برقی ذخیرہ ایک آن لائن ڈیٹا بیس ہے۔ جس میں آڈیو، وڈیو متن، اسٹیل امیجز، ڈیجیٹل دستاویزات یا ڈیجیٹل میڈیا فارمیٹس شامل کیے جاسکتے ہیں۔ ڈیجیٹل لائبریریاں تخریج کے جدید اسلوب کی تمام تر خوبیوں کے ساتھ متصف ہیں۔ ان لائبریروں میں کچھ تو عربی زبان میں ہیں۔ جیسے مکتبہ شاملہ اس میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے اور اس کو ذاتی لائبریری کے طور بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تعلیقات اور حواشی کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ۶۰۰۰ ا کتابوں پر مشتمل اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے سے تخریج حدیث نہایت ہی آسان ہے۔ اس کے علاوہ یہ لائبریریاں مشہور ہیں: مکتبہ جبریل، ایزی قرآن و حدیث، اسلامک ڈیجیٹل لائبریری اُردو، اسلام 360۔

3) **مختلف سافٹ ویئر**

موجودہ دور میں ایسے درجنوں سافٹ ویئر متعارف کرائے گئے جن میں لامحدود تخریج کے ذرائع موجود ہیں۔ قدیم اسلوب میں محدود پیمانوں پر کام ہوتا تھا۔ لائبریریوں تک بات محدود ہوا کرتی تھی۔ دور دراز سے سفر کر کے وہاں جانا پڑتا تھا۔ کتابیں خریدنے میں بہت مال و زر خرچ ہوتا۔ پھر اُس میں افرادی قوت اور ٹائم کا زیادہ خرچ ہونا ساتھ ساتھ دوسری پریشانیاں بھی اٹھانا پڑتی تھیں۔ جدید اسالیب میں ایک تو لامحدودیت ہے۔ دوسرا مخصوص موضوعات اور مخصوص کتب سے بات آگے نکل کر عام موضوعات کی طرف آگئی۔ تیسرا قدیم اسلوب میں مخصوص طبقوں کی روایات کی چھان بین ہوتی تھی۔ آج کے دور میں ایسے بہت سے ذرائع موجود ہیں جن کے ذریعے سے تقابلی تخریج، تجزیاتی تخریج، استنباطی تخریج کے عناصر غالب ہیں۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ جدید دور کے اسلوب نے تخریج کو منظم، وسیع، مربوط اور اسباب و علت کی لڑی میں پرو دیا۔ اس سلسلے میں کئی سافٹ ویئر متعارف کرائے گئے۔

- **موسوعة الحديث الشريف**

مصر کی ایک سافٹ ویئر کمپنی جس کا نام شركة صخر لبرامج الحاسب ہے۔اس کے فائل ورزن میں بہت سی خوبیاں ہیں۔نو بنیادی کتبِ حدیث اور باسٹھ ہزار سے زائد مرویات کی تخریج درجہ ذیل نکات سے کی جاسکتی ہے۔

- لفظ،مادہ،عبارت اور مشتقات سے
- رواۃ، شخصیات سے
- موضوعاتی ترتیب سے
- غریب الفاظ سے
- جرح وتعدیل کے اعتبار سے
- دیگر طرق سے

یعنی اس جدید اسلوب نے قدیم اسلوب کو خود میں ضم کر لیا۔

- **جامع الاحادیث**

مرکز البحوث الكمبيوترية للعلوم الاسلامية ایران کی مشہور کمپنی کا تیار کر دہ سافٹ ویئر ہے۔یہ بہت ہی شاندار، لامحدود سافٹ ویئر ہے۔۱۸۷ کتابیں ۹۰ مئولفین اور ۴۴۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔مزید یہ کہ یہ تین زبانوں پر مشتمل ہے یعنی فارسی، عربی اور انگریزی۔مزید یہ کہ اس میں شعیہ، سنی کتب سے تخریج ہے جیسے صحیفہ سجادیہ، کتب اربعہ، مستدرک الوسائل، بحار الانوار اور علم رجال کی کتب ثمانیہ پر مشتمل ہے۔

- **المكتبة الالفية للسنة النبوية**

التراث کمپنی کا تیار کردہ سافٹ ویئر ہے۔۳۵۰۰ کمپیوٹرائزڈ جلدوں پر مشتمل یہ تیسرا ورزن ہے۔اس میں احادیث کی کتب کو مختلف عنوانات سے بالترتیب اکٹھا کیا گیا ہے۔الصحاح، المسانید، السنن، المصنفات، الآثار، الاجزاء۔ان کے علاوہ ۲۰ سے زائد اقسام کی کتب سے تخریج کا استفادہ کیا جاسکتا ہے۔بلکہ اس میں مستقل طور پر تمام کتبِ تخریج کو ذکر کر دیا گیا ہے۔یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ سافٹ ویئر ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کر سکتا ہے۔

عصری معنویت

تخریجِ حدیث کی معنویت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔حسبِ ذیل عوامل، جن کا محرک اصل حدیث کو پرکھے بغیر حدیث کو فروغ دینا ہے، پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دور میں حدیث کے حوالے سے اس کی معنویت بڑھ گئی ہے:

- فرقہ واریت
- انکارِ حدیث
- فقہی نظریات
- تفسیری رجحانات
- طبقاتی کشمکش اور نظریات کا احداث

ان امور کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

1. فرقہ واریت

ایک مخصوص گروہ نے بلا تحقیق اس حدیث کو فروغ دیا:علی خیر البشر من شک فیه کفرا۔[9] اسی گروہ نے یہ حدیث نکال لی:انا و علی من نور واحد۔[10] اسی طرح ایک گروہ نے بے سند حدیث کو فروغ دیا:اول ما خلق الله نوری۔[11] اسی طرح اس حدیث کو فروغ دیا گیا:پنجتن پاک کا وجود نا ہوتا تو زمین آسمان پیدا نہ ہوتے۔[12] ان تمام تر فرقوں کی بنیاد غیر محکم بے اصل احادیث ہیں۔ گویا تخریج حدیث اتحاد امت کا ایک مضبوط ذریعہ ہے۔

2. انکارِ حدیث

انکارِ حدیث کا سارا دارومدار غیر مستند روایات یا احادیث شاذہ یا اباطیل و مناکیر پر ہے۔ اسی طرح کچھ لوگوں نے عقلی ترازو بنا لیے ہیں جن کے پیشِ نظر وہ کسی بھی حدیث کو غیر مستند کہہ دیتے ہیں۔ خوارج، معتزلہ، شیعہ نے یہی کام کیا آج کے دور میں جدت پسند کسی بھی حدیث کو اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ اس میں ان کے اصول نظر نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری سے لے کر ابنِ ماجہ تک کے علیحدہ علیحدہ نقد لکھے جا چکے ہیں اور سینکڑوں احادیث کو غیر معتبر قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ تخریج حدیث کا اہتمام کرنے سے اس تنافر سے بچا جا سکتا تھا۔

3. فقہی نظریات

فقہی نظریات کے اختلاف کی بنیاد مرجوح روایات کی کثرت ہے اور مختلف الحدیث نیز معلل احادیث سے استنباط و استخراج ہے۔ اسی وجہ سے آج فقہی نظریات میں بہت زیادہ بلکہ شدید قسم کی کشمکش پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ابنِ عباس کی حدیث غلہ کی خرید و فروخت اس وقت ہو سکتی ہے جب اس پر قبضہ ہو۔[13] کچھ علماء نے صرف غلہ میں قبضہ ضروری سمجھا۔ کچھ نے منقولی و غیر منقولی کا فرق کیا۔ اسی وجہ سے آج کے کاروبار میں جدید رجحانات کا اضافہ ہوا تو فقہاء کی آراء مختلف نظر آئیں جس سے نہ صرف فقہی تقسیم ہوئی بلکہ معاشی و معاشرتی نقصان کا سامنا بھی ہوا۔

4. تفسیری رجحانات

تفسیر کی سب سے بہترین قسم وہ ہے جس میں جس میں قرآن کو نبوی تفہیم سے تعبیر کیا جائے۔ تفسیر میں حدیث کا استعمال خود رسالت کا منصب ہے۔ لیکن جدید دور میں وجوہاتِ قرآن کی تقدیم میں حدیث کے ساتھ ناانصافی کی گئی۔ اور کہیں افراط اور کہیں تفریط سے کام لیا گیا یعنی کہیں ایسا بھی ہوا کہ اباطیل و مناکیر کو خود قرآن پر حاکم بنا دیا گیا اور قرآن کے سیاق و سباق کو چھوڑ کر ایسی کمزور بلکہ معلل روایات سے استدلال کر کے قرآن کو دجالی تفسیر کے سپرد کیا گیا۔

5. طبقاتی کشمکش اور نظریات کا احداث

آج کا دور سائنسی معراج کا دور کہلاتا ہے۔ مروجہ طریقہ تحقیق نے جہاں انسان کو حساس بنایا وہیں انسان کو ایک کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ آج سائنسی اور مذہبی روایات میں تضاد نظر آتا ہے۔ تو مسلمان معاشروں میں بھی طبقاتی کشمکش کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مذہب اور سائنس میں منافرت بلکہ مذہبی نظریات کو دقیانوسی بلکہ غیر حقیقی نظریات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے دجال ایک

فرد معین شخص ہے یا ایک طاقت، نظریہ اور مادی ترقی کا نام ہے۔اسی طرح کئی شاذ روایات کا تصادم معلل و مضطرب روایات کا تصادم اسی منافرت کا سبب بنا۔

خلاصہ

حدیث کو مصدر اصلیہ سے محکم طریقہ کار سے جاننا ضروری ہے۔جب تک حدیث تحقیق کی چھلنی سے گزر کر صاف شفاف نہ ہو تب تک حدیث کا ہونا یا نا ہونا برابر ہے۔ تخریج حدیث دراصل ان مراحل کا نام ہے جو بہت حد تک حدیث کے اصل مقام کو متعین کرتا ہے بلکہ حدیث کے پورے فلسفے کا دارومدار تخریج حدیث پر ہے۔ تخریج کے فوائد میں سے سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے دین کی اصل شکل نظر آتی ہے۔گویا تخریج حدیث کے ذریعے سے تحریف و ابطال سے بندہ محفوظ ہو جاتا ہے۔اور حدیث کے رخ پر تمام پردے منکشف ہو جاتے ہیں۔اس کی عصری معنویت کا تعلق دینی، مذہبی، معاشرتی، تحقیقی تہذیب اقدار سے ہے۔گویا جہاں اس فن کے ذریعے سے تحقیق ہوتی ہے وہیں اس فن کے معاشرتی استحکام، فکری، فقہی یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ تخریج کے اسلوبِ جدید نے اس فن کو آسان، وسیع، منظم و مربوط، محکم و مضبوط کر دیا ہے۔

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

1 النووی، یحیٰ بن شرف، التقریب والتیسیر لمعرفة سنن البشیرالنزیر (بیروت: دار الکتب العلمیه، 1419)، 2/1۔
Al-Nawawī, Yahya bin Sharaf, *Al-Taqreeb wa Taysir limarfat Sunan al-Bashir al-Nazir* (Beirut: Dar al-Kitub al-ilamiya, 1419), 1/2.

2 عبدالروف المناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، (مصر: المکتبه التجاریه، 1356)، 17/1۔
Abdul Ra'ūf Al-Manāwī, Faiz al-Qadīr Sharh al-Jami' al-Saghīr, (Egypt: Al-Muktaba al-Tajariya, 1356), 1/17.

3 الجوامع وہ کتبِ حدیث ہیں جو دین کے آٹھ بڑے ابواب پر مشتمل ہوں۔
Al-Jawāme' are books of Ḥadīth that contain eight major chapters of religion.

4 المسانید وہ کتبِ احادیث جس میں ہر صحابی کی مرویات کو علیحدہ ذکر کیا جائے۔
Al-Masanid are books of Ḥadīth in which the narrations of each companion should be mentioned separately.

5 السنن وہ کتبِ احادیث جن کی ترتیب ابوابِ فقہ پر ہو۔
Al-Sunan are the books of Ḥadīth which are arranged according to the chapters of Islāmic Jurisprudence.

6 مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، (بیروت: دار الافاق الجدیده، 1420)، رقم الحدیث:20۔
Muslim bin al-Ḥajjāj Al-Qushayrī, Al-Jami Al-Sahīh, (Beirut: Dar al-Afaq al-Jadeedah, 1420), Ḥadīth: 20.

7 ابو عمرویوسف ابن عبدالبر، التمهید لما فی الموطاء من المعانی و الاسانید، 15/1۔
Abu 'Umar and Yusuf ibn Abd al-Barr, Al-Tamhid Lima fi al-Muta'a min al-Ma'anī wa al-Asānīd, 1/15.

8 عزیز یوسف السلفی المدنی، اصول التخریج، (فیصل آباد: مکتبه التوحید الاسلامیه، 2015)، ص42۔

‘Azīz Yousaf al-Salfī al-Madanī, Usūl al-Takhrīj, (Faisalabad: Maktaba al-Tawheed al-Islamiya, 2015), p.42.

[9] ملا باقر بن محمد تقی مجلسی، بحار الانوار، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1360)، النصوص علی امامة علی، 38/3۔

Mulla Bāqir bin Muhammad Taqī Majlisī, Bihār al-Anwār, (Beirut: Dar Ehya al-Turāth al-Arabī, 1360), al-Nusās ‘Alā Imamate ʿAlī, 3/38.

[10] محمد بن احمد ابنِ حنبل، فضائل الصحابة، (بیروت: موسسة الرسالة، ط:ن، 992/2،رقم الحدیث: 1130۔

Muhammad bin Aḥmad Ibn Ḥanbal, Fadhāl al-Ṣaḥābah, (Beirut: Mossat al-Rasalah, n. d, 2/992, Ḥadīth: 1130.

[11] بدر الدین عینی،عمدةالقاری شرح صحیح البخاری، (بیروت: داراحیاءالتراث العربی، 1427)، باب التشهد فی الآخرة، 112/6۔

Badr al-Dīn ‘Ainī, ‘Umadah al-Qāri Sharh Ṣahīh al-Bukhārī, (Beirut: Dar ‘Ehiya al-Turāth al-Arabī, 1427), Bāb al-Tashahhud fi al-Ākhirah, 6/112.

[12] عبید اللہ امر تسری،ارجح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (ممبئ: مکتبه حیدریه، 2003)، ص690۔

‘Ubaidullah Amrtasrī, Arjah al-Matālib fi Manāqib ‘Alī bin Abī Tālib (Mumbai: Maktaba Haidariah, 2003), p. 690.

[13] محمد بن الحسن الشیبانی، الموطا، (دمشق: دار القلم، 1991)، باب ما لم یقبض من الطعام، رقم الحدیث:766۔

Muhammad bin al-Ḥasan al-Shaybānī, Al-Mu’atta, (Damascus: Dar al-Qalam, 1991), Bāb Ma lam Yuqbadh min al-ṭ’aām, Ḥadīth: 766.